السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

جس چیز کا مشاہدہ کیا گیا ہے وہ یہ ہے کہ شوہر جب اپنی بیوی کو طلاق دیتا ہے تو وہ فوراً گھر سے نکل جاتی ہے اوراپنے میکے جا کر عدت پوری کرتی ہے۔ حالانکہ شرع میں اس کے متعلق جو ہمیں علم ہے وہ یہ ہے کہ عورت اپنی عدت اپنے شوہر کے گھر میں ہی پوری کرے ہوسکتا ہے کہ وہ اس سے بات یا نکاح کے ساتھ رجوع کرلے۔ اسی کے ذریعے خاندان کی حفاظت اور طلاق سے بچاؤ ہوسکتا ہے تو آپ کی اس بارے میں کیا رائے ہے ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

رجعی طلاق یافتہ وہ ایسی طلاق یافتہ عورت ہے جسے ہم بستری یا خلوت کے بعد ایک طلاق دی گئی ہو یا وہ طلاقیں پر واجب ہے کہ اپنے شوہر کے گھر میں مقیم رہے ہوسکتا ہے وہ اس سے رجوع کرلے اور اس کے لیے مستحب ہے کہ زیب وزینت اختیار کرے تاکہ شوہر کو اس سے رجوع کرنے کی رغبت ہوسکے۔ اس لیے کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے؛

يَأَيُّهَا النَّبِيُّ إِذا طَلَّقتُمُ النِّساءَ فَطَلِّقوهُنَّ لِعِدَّتِهِنَّ وَأَحصُوا العِدَّةَ وَاتَّقُوا اللَّهَ رَبَّكُم لا تُخرِجوهُنَّ مِن بُيوتِهِنَّ وَلا يَخرُجنَ إِلّا أَن يَأتينَ بِفـٰحِشَةٍ مُبَيِّنَةٍ وَتِلكَ حُدودُ اللَّهِ وَمَن يَتَعَدَّ حُدودَ اللَّهِ فَقَد ظَلَمَ نَفسَهُ لا تَدرى لَعَلَّ اللَّهَ يُحدِثُ بَعدَ ذٰلِكَ أَمرًا [۱] ... سورة الطلاق

"اے نبی! (اپنی امت سے کہہ دو) جب تم اپنی بیویوں کو طلاق دینا چاہو تو ان کی عدت (کے دنوں کے آغاز) میں انہیں طلاق دو اور عدت کا حساب رکھو، اور اللہ سے جو تمہارا پروردگار ہے ڈرتے رہو، نہ تم انہیں ان کے گھروں سے نکالو (یعنی رجعی طلاق کے فوراً بعد انہیں اپنے گھروں سے مت نکالو بلکہ عدت تک گھر میں ہی رہنے دو) اور نہ وہ خود نکلیں (یعنی عورتیں عدت کے دوران خود بھی گھروں سے مت نکل جائیں) ہاں یہ اور بات ہے کہ وہ کھلی برائی کر بیٹھیں یہ اللہ کی مقرر کردہ حدیں ہیں جو شخص اللہ کی حدوں سے آگے بڑھ جائے اس نے یقیناً اپنے اوپر ظلم کیا، تم نہیں جانتے شاید اس کے بعد اللہ تعالیٰ کوئی نئی بات پیدا کردے۔"

تو یہ آیت کریمہ ثابت کرتی ہے کہ رجعی طلاق یافتہ عورت کا (شوہر کے گھر سے) نکلنا جائز نہیں بلکہ اس پر شوہر کے گھر میں مقیم رہنا اور اس سے نہ نکلنا واجب ہے ہوسکتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے بعد کوئی نئی بات یعنی رجوع پیدا کردے۔ (شیخ ابن باز رحمة اللہ علیہ)

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ نکاح و طلاق

ص476

محدث فتویٰ